# جماعت احمدیہ برطانیہ کے واقفین نَو کے سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب۔ واقفین نَو اور ان کے والدین اور منتظمین کے لئے اہم ہدایات

(طاہر ہال بیت الفتوح لندن۔ 6 مئی) آج جماعت احمدیہ کے زیرِاہتمام برطانیہ کے واقفین نَو کا سالانہ اجتماع طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوا جس کے اختتامی اجلاس میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شمولیت فرمائی اور اختتامی خطاب میں واقفینِ نَو کو اہم نصائح فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو عزیزم مبارز امینی صاحب نے کی۔ اردو ترجمہ سید عدیل شاہ نے پڑھ کر سنایا۔ عزیزم سید نعیم شاہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام 'نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے' سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم مسرور احمد چودھری صاحب سیکرٹری وقف نو یو کے نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ یہ اجتماع سات سال سے اوپر کے واقفین نو کے لئے منعقد کیا گیا۔ ہمارے ریکارڈ کے مطابق اس گروپ میں کُل 1006 واقفین نو ہیں جن میں سے 702 اس اجتماع میں شامل ہوئے۔ گزشتہ سال اجتماع میں شامل ہونے والے واقفین نو کی تعداد 521 تھی۔ انہوں نے اجتماع کے مختلف پروگراموں کی تفصیل بھی بیان کی جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے واقفین نو سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ ذیل میں اس خطاب کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہے۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: الحمدللہ کہ آج آپ اپنا واقفینِ نَو کا سالانہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں۔ اس سال کا اجتماع اس لئے بھی زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ پورے پچیس سال پہلے یہ تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جاری فرمائی تھی۔ یہ سال اس تحریک کی سلور جوبلی کا سال ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو آپ سب کے لئے ڈھیروں برکتوں کا موجب بنائے۔ (آمین)

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ جماعت کا وہ حصہ ہیں جن کے والدین نے خدا تعالیٰ سے ایک عہد باندھا ہے کہ آپ کی زندگیاں اسلام اور جماعت کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اپنی اہمیت کو پہچانیں اور سمجھیں اور کبھی بھی اُس عہد کو نہ توڑیں جو آپ کے والدین نے باندھا تھا۔ دوسرے الفاظ میں آپ کے والدین نے حضرت مریم کی والدہ Hannah کی مثال کی پیروی کی۔ وہ حقیقی قربانی جو انہوں نے دی اور جو مثال انہوں نے قائم کی اس کا ذکر سورۃ آل عمران آیت 36 میں کیا گیا ہے جہاں بیان ہے: إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ یعنی یاد کرو جب عمران کی عورت نے یہ کہا کہ اے میرے ربّ مَیں نے اسے تیری نذر کیا جو بھی میرے پیٹ میں ہے کہ وہ تیری خدمت کے لئے وقف ہو۔ پس مجھ سے قبول فرما۔ بے شک تُو ہی بہت سننے والا اور صاحب علم ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ میں سے بہت سارے یا تو 15 سال کے ہیں یا اس سے بڑے۔ آپ نے اس عہد کی تجدید کرنے اور خود کو جماعت کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا عہد کیا ہے۔ پس اس عہد کو پورا کرنے کے لئے جو کہ دراصل آپ کے والدین نے کیا تھا، ایک بار جب آپ اپنی تعلیم مکمل کر لیں تو آپ پر لازم ہے کہ آپ خود کو باضابطہ طور پر جماعت کی خدمت کے لئے پیش کر دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے ہی آپ میں سے ایک حصے نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا ہے اور اس طرح اسلام کی خدمت کا وعدہ کرنے کے بعد خود کو اس عظیم مقصد کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس سال مبلغین کا پہلا گروپ یو کے جامعہ سے فارغ التحصیل ہوگا اور اس طرح اپنے اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جو دراصل اُن کے والدین نے کیا تھا اور جس کی تجدید بعد میں انہوں نے خود کی۔ پس مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضور انور نے فرمایا کہ بہرحال جامعہ میں پڑھنے والوں کے علاوہ بہت سارے ایسے واقفین نو بھی ہیں جو دوسرے علوم حاصل کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ صرف اس وقت خود کو حقیقی طور پر واقفین میں شمار کر سکیں گے جب آپ اپنی پڑھائی مکمل کر کے خود کو جماعت کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے یہ سن کر بہت افسوس ہوا ہے کہ آج بہت سارے ایسے واقفین نو جن کی عمر 15 سال سے زیادہ ہے وہ اس اجتماع میں شامل ہونے کے لئے نہیں آئے۔ وقف نو کی انتظامیہ، سیکرٹری صاحب وقف نو اُن سے رابطہ کریں اور اگر وہ دلچسپی نہیں رکھتے یا ان کو اب دلچسپی نہیں رہی تو اُن کا نام واقفین نو کی فہرست سے نکال دیا جائے۔ یا مَیں یہ کہوں گا کہ وہ لازمی طور پر معذرت نامہ لکھ کر پیش کریں ورنہ ان سے کوئی عذر تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے GCSEs کے امتحانات کے فوراً بعد آپ کو جماعت سے رہنمائی لینی چاہئے کہ مستقبل میں کونسے مضامین یا راستہ آپ کو اپنانا چاہئے۔ جب آپ یہ کریں گے تو خلیفۃ المسیح کی رہنمائی کے مطابق وقف نو کا ڈیپارٹمنٹ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جماعت کے لئے کیا فائدہ مند ہے آپ کو بتائے گا کہ کونسی مزید تعلیم آپ کو حاصل کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض وقفِ نَو بچوں سے جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ وہ کسی ہوٹل یا ریسٹورنٹ میں مینیجر ہیں یا کام کر رہے ہیں۔ یا بعض یہ کہتے ہیں کہ ان کی کسی خاص شعبہ یا کام میں دلچسپی ہے جو کہ اگر ہم دیکھیں تو جماعت کے لئے کسی طرح بھی فائدہ مند نہیں ہوتا۔ اگر ایسے واقفین نو بچے انہی شعبوں میں کام کرنا چاہتے ہیں تو انہیں وقفِ نَو کی تحریک سے علیحدہ ہونے کی اجازت لے لینی چاہئے۔ پھر ان کا نام فعّال واقفین کے رجسٹر سے نکالا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ بہتر ہوگا کہ ایسا واقفِ نَو بذات خود اجازت لے اور پھر اس پڑھائی کو جاری رکھے جسے وہ جاری رکھنا چاہتا ہے یا اگر وہ چاہتا ہے تو ہوٹل میں کام کرنا شروع کر دے۔ اس کے لئے بہت بہتر ہوگا کہ وہ خود ہی چھوڑ دے بجائے اس کے کہ وہ خاموشی سے کسی آئل فرم میں کام کرنا شروع کر دے یا خاندانی بزنس میں نوکری شروع کر دے اور دوسری طرف جماعت یہ سمجھتی رہے کہ وہ ایک واقف زندگی ہے جو کہ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد خود کو جماعت کی خدمت میں پیش کر دے گا۔

پس وہ جو وقف نو کی تحریک میں شامل رہنا چاہتے ہیں انہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان پر لازم ہے کہ وہ ایک حقیقی واقف زندگی کی روح کے مالک ہوں جس کا لفظی مطلب یہ ہے کہ ایک زندگی وقف کرنے والا۔ اپنی زندگی وقف کرنے کی یہ روح آپ کے لئے لازمی ہے تا کہ آپ اپنے والدین کا کیا ہوا عہد پورا کر سکیں جو انہوں نے حضرت مریمؑ کی مثال کی پیروی کرتے ہوئے باندھا اور جس کی آپ نے خود تجدید کی ہے۔ اس روح کو حاصل کرنے کے لئے یہ لازمی ہے کہ آپ اپنی زندگی میں جو بھی کریں وہ مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے لئے ہو۔ اس لئے مَیں آپ سب پر یہ بالکل واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اس روح کو قائم نہیں رکھ سکتے تو ایسوں کے لئے بہت بہتر ہوگا کہ خود ہی وقفِ نَو کی تحریک سے علیحدہ ہو جائیں۔ یہ بہت بہتر ہے اس سے کہ آپ خود کو اور اپنے والدین کو اور جماعت کو دھوکہ میں مبتلا رکھیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو عہد آپ نے اور آپ کے والدین نے باندھا ہے وہ کہیں زیادہ اہمیت کا حامل ہے اس عہد سے جو آل عمران کی عورت نے باندھا تھا جس کے متعلق مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ وہ حضرت مریمؑ کی والدہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ آپ نے اور آپ کے والدین نے آپ کی زندگیوں کو زمانہ کے مسیح کی خدمت میں قربان ہونے کے لئے پیش کر دیا ہے جو کہ ہمارے پیارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئے تھے۔ یقیناً مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات کر رہا ہوں۔ ان کا مقام مسیح موسوی سے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہے جو کہ آل عمران کی عورت سے پیدا ہوئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی طرف رہنما کے طور پر مبعوث کئے گئے تھے تا کہ وہ اُن کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر سکیں۔ انہوں نے ان کی اخلاقی تربیت کا خیال رکھا اور آپ صرف اپنی والدہ اور دادی کی دعاؤں کے وارث تھے جن کے ذریعہ انہوں نے بنی اسرائیل کی اصلاح کرنی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب جو وقفِ نَو ہیں

آپ پر حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کے پھیلانے کی ذمہ داری ہے جو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مسیح کے طور پر مبعوث ہوئے۔ پس یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ تمام دنیا کی رہنمائی کریں اور تمام لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف لے کر آئیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا آپ اُس مسیح کے پیروکار ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے غلام کے طور پر مبعوث ہوئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف آیت 159 میں فرمایا ہے کہ: قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

ترجمہ: تُو کہہ دے کہ اے لوگو! مَیں تم تمام لوگوں کی طرف اللہ کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ کوئی معبود نہیں سوائے اس کے۔ وہ زندگی دیتا ہے اور موت وارد کرتا ہے۔ اس لئے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ جو کہ اُمّی نبی ہے جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پا جاؤ۔

پس جس طرح ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کی رہنمائی کے لئے مبعوث کئے گئے تھے اسی طرح مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کو اسی مقصد کے ساتھ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل فرمانبرداری میں مبعوث کیا گیا ہے۔

اسی طرح وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کا شرف رکھتے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگیاں وقف کی ہیں ان کا کام بھی کسی ایک سے مخصوص نہیں بلکہ پوری دنیا پر محیط ہے۔ بے شک یہ حقیقت ہے کہ ہر احمدی یہ عہد کرتا ہے کہ وہ دین کو دنیاوی امور پر ترجیح دے گا۔ بہرحال ایک واقفِ نَو کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب وہ یہ عہد کرے تو اسے اس پر عمل بھی دوسروں سے کہیں زیادہ کرنا چاہئے۔ جب یہ روح حقیقت میں آپ میں ظاہر ہو جائے گی تو آپ یہ سمجھ سکیں گے کہ آپ کی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنا ہے، نہ کہ اپنی کسی ذاتی یا دنیاوی خواہش کی تکمیل۔

حضور انور نے فرمایا کہ بے شک یہ ضروری ہے کہ آپ دنیاوی علم اور تعلیم حاصل کریں لیکن آپ کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے علم کی تحصیل کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ آپ کو خدمت اسلام کرنے میں مدد دے سکے۔ جو تعلیم آپ حاصل کریں وہ مزید دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے استعمال نہیں کرنی چاہئے جب تک کہ خلیفۂ وقت نے آپ کو جماعت سے باہر ایک مخصوص وقت کے لئے کام کرنے کی اجازت نہ دی ہو۔ اور آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ دینی علم کے حصول کی کوشش بھی کریں۔ اپنی نماز کی حفاظت ایک وقفِ نَو کی اوّلین ترجیح ہونی چاہئے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی پنجوقتہ نمازوں کو پوری توجہ اور اہتمام سے ادا کریں۔ آپ کو جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو نوافل کے ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ آپ کو قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کرنی چاہئے اور اس کا ترجمہ اور گہرے مطالب سیکھنے چاہئیں۔ صرف قرآن کریم پڑھ لینا کافی نہیں بلکہ آپ کو اسے جو قرآن سکھاتا ہے عملی طور پر اختیار بھی کرنا چاہئے۔ یہ تمام امور سب واقفین کے لئے ضروری ہیں۔ جب آپ یہ بنیادی باتیں پوری کر رہے ہوں گے تب ہی آپ اپنی اخلاقی تربیت ہونے دے رہے ہوں گے۔ اور تب ہی آپ ایسا وجود سمجھے جائیں گے جس کا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر ہوگا۔ پھر آپ ایسا وجود بن جائیں گے جو خدا تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کرے اور آپ وہ ہوں گے جو حقیقی طور پر اس کی محبت کے حصول کے لئے کوشاں ہوں گے۔ جب آپ اس مقام پر پہنچ جائیں گے تب آپ زمین کے کناروں تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کی اشاعت کی تکمیل اور اس کی امداد کا ذریعہ بن جائیں گے جو کہ وہ عظیم مقصد تھا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ پس آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے جو کہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں تبلیغ کا کام صرف مبلغین کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ یہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے اور خاص طور پر وقفِ نَو کے ہر رکن کی۔ پس آپ کو چاہئے کہ آپ اپنی زندگیوں میں ایک مثبت تبدیلی اور انقلاب لے کر آئیں تا کہ لوگ فطری طور پر آپ کی طرف مائل ہو جائیں اور آپ کی باتوں کو شوق سے سنیں۔ اگر یہ ہوگا تو ایسے لوگ اسلام کی خوبصورت تعلیمات کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ اور پھر وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں شامل ہو جائیں گے۔ اس لئے خلیفۃ المسیح کی اجازت سے چاہے جو بھی شعبہ آپ نے اختیار کیا ہو یا آپ نوکری کر رہے ہوں، آپ کو پھر بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ آپ کے تقویٰ اور نیکی کے معیار ایسے ہوں کہ آپ کا وجود ایک مقناطیس کی طرح بن جائے جو دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کر رہا ہو۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ آپ بے فائدہ اور وقت ضائع کرنے والے کاموں سے دُور رہیں اور ان سے متاثر نہ ہوں۔ اسی طرح آپ کو جدید فیشن اور رواجوں سے کوئی لگاؤ نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیشہ آپ اپنا وقف نو کا عہد یاد رکھیں اور یاد رکھیں کہ یہ عہد خدا تعالیٰ سے باندھا گیا ہے جو کہ غیب کا علم رکھنے والا ہے۔ اس سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔ اور وہ آپ کے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوچھے جائیں گے اور جو وعدہ آپ نے کیا ہے اس کے متعلق پوچھے جائیں گے۔ اس لئے یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو کہ واقفین نو پر ڈالی گئی ہے۔ اس لئے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے آپ کو اس کی اہمیت اور اصل مطلب سمجھنا چاہئے۔ آپ میں سے بہت سارے جلد ہی عملی زندگی میں قدم رکھیں گے یا رکھ چکے ہیں اور جماعت کے لئے کام کرنا شروع کریں گے یا پہلے سے ہی شروع کر چکے ہیں۔ اس لئے آپ پر یہ لازم ہے کہ آپ روزانہ اپنا جائزہ لیں اور یہ دیکھیں کہ آیا آپ حقیقت میں اپنا عہد پورا کر رہے ہیں؟ کیا آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہو رہے ہیں؟ اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کر رہے ہیں؟ اگر ان سوالوں کا جواب 'نہیں' میں ہے تو پھر جماعت کو آپ کے وقفِ نَو ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب میں چھوٹی عمر کے واقفین نو سے کہتا ہوں جو بارہ سال سے یا دس سال سے چھوٹی عمر کے ہیں، جو کہ آج یہاں موجود ہیں۔ مَیں آپ سب کو یہ یاددہانی کروانا چاہتا ہوں کہ جب آپ دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو نماز آپ پر فرض ہو جاتی ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ آپ اپنی تمام نمازیں ٹھیک وقت پر ادا کریں۔ جب آپ سکول میں ہوتے ہیں تو آپ کو چاہئے کہ اپنی نماز ادا کریں چاہے وہ بریک کے دوران کریں یا پھر چاہے آپ کو اپنے ٹیچر سے اجازت لے کر جانا پڑے۔ اگر نہایت مجبوری ہو تو آپ ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کر سکتے ہیں مگر یہ ضروری ہے کہ آپ نماز کو اس کے ٹھیک وقت پر ادا کریں۔ ایک بات جو یاد رکھنی چاہئے وہ یہ ہے کہ جب سورج غروب ہونے لگے تو نماز پڑھنا منع ہے۔ آجکل دن لمبے ہیں اس لئے ایک لمبا وقت ہوتا ہے جس میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ اس لئے وقت آرام سے مل جاتا ہے لیکن خاص طور پر موسم سرما میں آپ کو اپنی نمازوں کی حفاظت کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں وقت پر ادا کیا جائے اور ٹھیک طریقے سے ادا کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ہر واقف نو قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کرے۔ آپ کو اس کا ترجمہ بھی پڑھنا شروع کر دینا چاہئے۔ یاد رکھیں کہ اس عمر میں آپ جو بھی سیکھیں گے وہ آپ کو آپ کی آئندہ زندگی میں فائدہ پہنچائے گا اور آپ کے ساتھ رہے گا۔

ایک اور ضروری بات یہ ہے کہ آپ لازماً اپنے والدین کی اطاعت کریں اور یہ خوبی واقفین نَو بچوں میں دوسرے بچوں سے کہیں زیادہ نمایاں ہونی چاہئے۔ آپ کو اپنے بہن بھائیوں سے پیار سے پیش آنا چاہئے اور اُن سے کسی قسم کی لڑائی اور جھگڑے سے بچنا چاہئے۔ آپ کو اپنے دوستوں سے اچھا سلوک کرنا چاہئے۔ آپ کو ہمیشہ بری زبان اور گالیوں سے بچنا چاہئے اور اس کی جگہ اچھی زبان کا استعمال آپ کے کردار کا نمایاں حصہ ہونا چاہئے۔ سکول کی پڑھائی میں آپ کو دوسرے بچوں سے بہتر ہونا چاہئے۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ اپنا کام اپنی پوری صلاحیتوں کے مطابق کریں اور کلاس میں ہر وقت توجہ سے بیٹھیں۔ آپ کا رویہ اتنا اچھا ہونا چاہئے کہ آپ کے ٹیچر آپ میں اور دوسرے بچوں میں فرق محسوس کر سکیں۔ اگر ایسا ہوگا تو آپ چھوٹی عمر میں ہی خاموشی کے ساتھ مگر بہت ہی مؤثر طریق سے ایک طرح کی تبلیغ کر رہے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں واقفینِ نَو کے والدین کو بھی اپنے واقفینِ نَو بچوں کی تربیت کے متعلق نصیحت کرنا چاہوں گا۔ انہیں اپنے تمام بچوں کی اخلاقی تربیت کی نگرانی کرنی چاہئے اور صرف اُن کی نہیں جو وقفِ نَو کی تحریک کا حصہ ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ اگر وہ صرف اپنے وقفِ نَو بچوں کی تربیت پر توجہ دیں گے اور اپنے دوسرے بچوں کو فراموش کر دیں گے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کا ان کے واقفینِ نَو بچوں پر بھی برا اثر پڑے گا اور نتیجۃً واقفِ نَو اس معیار کو حاصل نہیں کر سکے گا جو اُن سے توقع کیا جاتا ہے۔ اس لئے اپنے واقفینِ نَو بچوں کی اعلیٰ اخلاقی تربیت کے لئے یہ لازمی ہے کہ آپ اپنے تمام بچوں کی اچھی طرح تربیت کریں۔ اسی طرح آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر آپ کا سب سے بڑا بچہ واقفِ نَو ہے تو اگر آپ اس کی اخلاقی تربیت اچھے طور پر کریں گے تو وہ حقیقت میں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے لئے اچھا نمونہ بن جائے گا۔ اس طرح وہ فطری طور پر اس کے اچھے اخلاق سے سیکھنے لگ جائیں گے۔ ہم سب یہ جانتے ہیں کہ نیک مخلص اور سچے بچے اپنے والدین کے لئے انمول خزانہ ہوتے ہیں۔ پس آپ کو متواتر اس خزانہ کی حفاظت اور رہنمائی میں مشغول رہنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام بڑے اور چھوٹے بچوں کو توفیق دے کہ جو کچھ مَیں نے ان سے کہا ہے وہ اسے سمجھیں اور نہ صرف سمجھیں بلکہ اس پر عمل بھی کریں۔ اور تمام واقفینِ نَو کے والدین بھی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والے ہوں۔ اب ہم دعا کریں گے۔ آپ سب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔